آسان فرائض
تالیف
فقیہ الامت
حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی زیدمجدہم
مفتیٔ اعظم ہند
ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح
ترتیب
محمد فاروق عفا اللہ عنہ
مہتمم جامعہ محمودیہ نوگزہ پیر، ہاپوڑ روڈ میرٹھ
ناشر
مکتبہ محمودیہ متصل جامعہ محمودیہ نوگزہ پیر ہاپوڑ روڈ میرٹھ

آسان فرائض

تالیف

فقیہ الامت

حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی زید مجدہم

مفتیٔ اعظم ہند

مرتب

محمد فاروق عفا اللہ عنہ

مہتمم جامعہ محمودیہ نوگزہ پیر ہاپوڑ روڈ میرٹھ

ناشر

مکتبہ محمودیہ متصل جامعہ محمودیہ نوگزہ پیر ہاپوڑ روڈ میرٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	آسان فرائض
تالیف	حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی زاد مجدہم
مرتب	محمد فاروق غفرلہ
کتابت	مولوی محمد اجمل قاسمی بجنوری
تعداد	ایک ہزار
سن اشاعت	جمادی الثانیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۱ء
صفحات	۳۲
طباعت	
قیمت مجلد	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

متصل جامعہ محمودیہ نوگزہ پیر ہاپوڑ روڈ میرٹھ

یوپی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ:-

امّا بعد! یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں علم فرائض کے کثیر الوقوع مسائل و قواعد کو آسان اور عام فہم طرز سے بیان کیا گیا ہے اور تدقیقات، دلائل، نوادر کا ذکر نہیں کیا کہ وہ ذی استعداد طلبہ اور اہل علم کا حصہ ہے۔ اور اس رسالہ سے مقصود یہ ہے کہ اردو دان بھی معمولی طریقہ پر روزمرہ کی ضروریات کو حل کر سکیں اور بوقت حاجت جہاں اشکال ہو اس کو علماء سے رجوع کریں ۔ وماتوفیقی الا باللّٰہ۔

علم الفرائض کی حدیث میں فضیلت اور اس کے سیکھنے کی ترغیب وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے ۔ تعلّموا الفرائض وعلّموھا الناس فانھا نصف العلم، یعنی علم فرائض کو خود سیکھو اور دوسرے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ نصف العلم ہے اس حدیث شریف میں تنہا علم فرائض کو نصف العلم فرمایا گیا ہے۔

فائدہ:- جس کا انتقال ہو اس کو میت کہتے ہیں ۔ اور جو مال وہ چھوڑے اس کو ترکہ۔ اور اس مال کے بروئے وراثت مستحقین کو ورثہ ۔ اور ان کے بروئے حساب حصص شرعیہ کو سہام کہتے ہیں۔

مسئلہ:- ترکہ میت میں چار قسم کے حق ہیں۔ اوّل خود میت کا حق ہے وہ یہ کہ اس کی تجہیز و تکفین متوسط طریقہ پر کیجائے یعنی کفن نہ بہت اعلیٰ قسم کا

دیا جائے نہ بہت ادنیٰ قسم کا بلکہ درمیانی درجہ کا دیا جائے۔ دوسرا[۲] حق قرض خواہوں کا ہے یعنی اگر میت کے ذمہ کوئی دین مہر وغیرہ ہو تو بعد تجہیز و تکفین وہ ادا کیا جائے اگر کچھ مال بچے۔ تیسرا[۳] حق موصیٰ لہ کا ہے یعنی اگر میت نے انتقال سے پہلے کوئی وصیت کی ہو مثلاً یہ کہ میرے ذمہ اتنی نمازیں، اتنے روزے باقی ہیں یا میرے ذمہ حج فرض تھا وہ ادا نہیں کیا یا میرے ثواب کیلئے اتنا روپیہ غرباء و مساکین کو دیا جائے تو ورثہ کے ذمہ ایک تہائی ترکۂ باقیہ سے اس وصیت کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے۔ اگر تہائی ترکۂ باقیہ سے یہ وصیت پوری ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ اس سے زائد میں پورا کرنا لازم نہیں بلکہ ورثاء کی رضاء و اجازت پر موقوف ہے دل چاہے تو اس کی وصیت کو پورا کریں ورنہ نہیں۔

تنبیہ:۔ نابالغ وارث کی رضاء و اجازت کا شرعاً اعتبار نہیں لہذا اس کا حصہ ہرگز نہ خرچ کیا جائے۔ چوتھا[۴] حق ورثہ کا ہے یعنی قرآن کریم، حدیث شریف، اجماع سے جن ورثہ کا جتنا حصہ ثابت ہے وہ انکو دیا جائے۔

تقسیم ورثہ:۔ ورثہ کی تین قسمیں ہیں۔ ذوی الفروض[۱]۔ عصبات[۲]۔ ذوی الارحام[۳]۔ ذوی الفروض جس کا حصہ معین ہے۔ عصبات جن کا حصہ معین نہیں بلکہ ذوی الفروض کے حصص دینے کے بعد جو بچے وہ سب عصبات کو مل جاتا ہے اگر ذوی الفروض نہوں تو کل عصبات کو مل جاتا ہے، ذوی الارحام وہ ہیں جو اوّل دونوں قسموں کے نہ ہونے کی صورت میں وارث ہوتے ہیں اور ان کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتے۔

تقسیم فروض:۔ کل فروض (حصص معیّنہ) چھ[۶] ہیں نصف[۱]۔ ربع[۲]۔ ثمن[۳]۔ ان تینوں کو فروض کی نوعِ اوّل کہتے ہیں۔ ثلثان[۱]۔ ثلث[۲]۔ سدس[۳]۔

ان تینوں کو فرض کی نوعِ ثانی کہتے ہیں۔

تقسیم ذوی الفروض:۔ ان فروض (حصص معینہ) کے مستحقین کو ذوی الفروض کہتے ہیں اور وہ کل بارہ ۱۲ نفر ہیں۔ چار ذکور (مرد) ہیں۔ آٹھ اناث (عورتیں) ہیں۔ تفصیل ذکور۔ اب۔ جد۔ اخیافی بھائی۔ زوج۔ پہلے ان کے حالات معلوم ہو جائیں تو پھر اناث اور ان کے حالات بیان کئے جائیں گے۔

اب ۱:۔ میت کے ورثہ میں اگر باپ موجود ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں۔ اول ۱ فرض مطلق (سدس) کا مستحق ہوگا۔ یعنی باپ کو چھٹا حصہ ملے گا اور یہ اس وقت ہے کہ میت کے بیٹا یا پوتا بھی موجود ہو۔ دوم ۲ فرض و تعصیب معاً۔ یعنی ذوی الفروض ہونے کی حیثیت سے پہلے چھٹا حصہ دیا جائے گا اس کے بعد دیگر ذوی الفروض کے حصص دے کر جو کچھ بچے گا وہ عصبہ ہونے کی حیثیت سے مل جائیگا اور یہ اس وقت ہے کہ میت کے بیٹی یا پوتی موجود ہو۔ سوم ۳ تعصیبِ محض۔ یعنی ذوی الفروض کو دینے کے بعد عصبہ ہونے کی حیثیت سے جو کچھ بچے گا باپ کو مل جائے گا اور کوئی حصہ معینہ باپ کو نہیں ملے گا۔ اس حالت میں وہ ذوی الفروض میں سے نہیں ہے۔ اور یہ اس وقت ہے کہ ورثہ مذکورین میں سے (بیٹا۔ پوتا۔ بیٹی۔ پوتی) کوئی نہ ہو۔

جد ۲:۔ دادا کی وراثت کی بھی وہی تین صورتیں ہیں جو باپ کی ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ اگر باپ اور دادا دونوں موجود ہوں تو دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔۔۔ وہ کالعدم ہوگا۔

ابن ۳ الام:۔ اخیافی بھائی جو صرف ماں میں شریک ہو اس کی تین صورتیں ہیں جب کہ وہ ایک ہو تو اس کو سدس ملے گا جب دو یا زیادہ ہوں تو ثلث ملے گا جب میت کی اولاد یا بیٹے کی اولاد یا باپ دادا میں سے کوئی موجود ہو تو پھر کچھ نہیں ملیگا

بلکہ وہ کالعدم ہوگا۔

زوج[۱۲] :۔ شوہر کی دو صورتیں ہیں اگر میت کی اولاد نہ ہو تو نصف ملے گا اور اگر اولاد ہو تو ربع کا مستحق ہوگا :۔ یہاں تک ذکور کا بیان ختم ہوا۔

اناث :۔ زوجہ ۔ بنت ۔ بنت الابن ۔ اخت عینی ۔ اخت علاتی ۔ اخت اخیافی ام ۔ جدّہ ۔ (دادی نانی)۔

زوجہ[۱] :۔ بیوی کی دو صورتیں ہیں اگر اولاد نہ ہو تو ربع کی مستحق ہوگی ۔ اگر اولاد ہو تو ثمن کی مستحق ہوگی ۔ غرض شوہر سے نصف کی مستحق ہوگی ۔

بنت[۲] :۔ لڑکی کی تین صورتیں ہیں ایک ہو تو نصف کی مستحق ہوگی دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں تو ثلثان کی مستحق ہوں گی اور اگر لڑکا بھی ہو تو عصبہ بن جاتیں گی یعنی لڑکی کو اکہرا اور ہر لڑکے کو دوہرا ملے گا ۔ اس صورت میں وہ ذوی الفروض میں نہیں ۔

بنت الابن[۳] :۔ پوتی کی چھ صورتیں ہیں تین تو وہی ہیں جو بیٹی کی ہیں ۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ میت کے اگر بیٹی بھی ہو تو پوتی کو سدس ملے گا ۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ جب دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو پوتی کو کچھ نہیں ملے گا ۔ چھٹی صورت یہ ہے کہ جب دو بیٹیاں ہوں اور کوئی پوتا بھی ہو تو اس صورت میں وہ پوتی اپنے بھائی (پوتے) کے ساتھ عصبہ بن جائے گی اور باقی ترکہ میں سے اکہرا پوتی کو اور دوھرا پوتے کو مل جائے گا ۔

اخت عینی[۴] :۔ عینی بہن کی پانچ صورتیں ہیں ۔ ایک ہو تو نصف ۔ دو یا زیادہ ہوں تو ثلثان ۔ اگر عینی بھائی بھی ہو تو عصبہ بن جاتے گی یعنی بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا ملے گا ۔ اگر بیٹی یا پوتی بھی موجود ہو تو اس کے دینے کے بعد جو بچے گا وہ سب عینی بہن کو مل جائے گا یعنی وہ عصبہ بن جائیگی

اگر بیٹا۔ پوتا۔ باپ۔ دادا کوئی موجود ہو تو پھر عینی بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔ وہ کالعدم ہوگی۔

اختِ علاتی :- باپ شریک بہن کی سات حالتیں ہیں۔ پانچ تو وہی ہیں جو عینی بہن کی ہیں۔ چھٹی صورت یہ ہے کہ ایک عینی بہن بھی اگر موجود ہو تو اس وقت علاتی بہن کو سدس ملتا ہے جیسا کہ بیٹی کے موجود ہونے کی صورت میں پوتی کو سدس ملتا ہے اور دو بیٹیاں ہونے کی صورت میں پوتی کو کچھ نہیں ملتا ہے۔ ساتویں صورت یہ ہے کہ دو یا زیادہ عینی بہن ہوں۔ تو علاتی بہن کو کچھ نہیں ملے گا بلکہ وہ کالعدم ہوگی۔ ہاں اگر اس صورت میں کوئی علاتی بھائی بھی ہو تو باقی ترکہ اکہرا علاتی بہن کو ملے گا اور دوھرا علاتی بھائی کو یعنی وہ عصبہ بن جائے گی۔

اختِ اخیافی :- ماں شریک بہن کا بالکل وہی حال ہے جو ابن الام (ماں شریک بھائی) کا ہے۔

امّ :- ماں کی تین حالتیں ہیں، ایک حالت میں سدس ملتا ہے وہ اس وقت کہ میت کے اولاد یا بیٹے کی اولاد ہو یا دو یا دو سے زیادہ بھائی بہن بھی کسی قسم کے ہوں۔ دوسری صورت میں ثلث ملتا ہے وہ جب کہ ان میں سے کوئی نہ ہو۔ تیسری صورت میں ثلث ملتا ہے مگر بعد فرض احدالزوجین مثلاً کسی عورت نے شوہر چھوڑا اور ماں باپ تو شوہر کا فرض حصہ معینہ (نصف) نکالنے کے بعد جو بچے اس کا ثلث ماں کو ملے گا اور اگر مرد کا انتقال ہوا اور اس نے زوجہ چھوڑی اور ماں باپ تو زوجہ کا فرض حصہ معینہ (ربع) نکالنے کے بعد جو بچے اس کا ثلث ماں کو ملے گا۔

جدّہ :- دادی۔ نانی کو سدس ملے گا ماں اگر موجود ہو تو دادی۔ نانی کو کچھ نہیں ملے گا۔ باپ اگر موجود ہو تو دادی کو کچھ نہیں ملے گا۔

یہاں تک ذوی الفروض کا بیان ختم ہوا، آگے ورثہ کی دوسری قسم عصبات کا بیان شروع

ہوتا ہے۔

تقسیم عصبات:۔ عصبہ تین قسم پر ہے۔ عصبہ بنفسہ[1]۔ عصبہ بغیرہ[2]۔ عصبہ مع غیرہ[3]۔ عصبہ بنفسہ کی تقسیم:۔ عصبہ بنفسہ ہر وہ مذکر ہے جس کی میت کیطرف نسبت کرنے میں کسی عورت کا واسطہ نہ آتے اس کی چار[4] قسمیں ہیں۔

اول[1] جزء میت بیٹا پوتا وغیرہ۔ دوم[2] اصلِ میت باپ دادا وغیرہ۔ سوم[3] میت کے باپ کا جزء بھائی بھتیجہ وغیرہ چہارم[4] میت کے دادا کا جزء تایا۔ چچا وغیرہ۔ ان کی وراثت قرب وقوت کے اعتبار سے ہوگی یعنی قریب کی موجودگی میں بعید کو کچھ نہیں ملے گا۔ ترتیبِ مذکورہ کا لحاظ رکھا جاتے یعنی جزء میت کے ہوتے ہوتے اصل میت کو عصبہ ہونے کی حیثیت سے کچھ نہیں ملے گا (اگرچہ ذوی الفرض ہونے کی حیثیت سے اس کا حصہ ضرور ملے گا) اور پھر جزء میں بھی جب بیٹا ہو تو پوتے کو کچھ نہیں ملے گا یعنی بیٹے کی موجودگی میں پوتا محروم رہیگا۔ نیز بیٹے کی موجودگی میں باپ باپ کی موجودگی میں دادا اور دادا کی موجودگی میں بھائی بھتیجا اور بھائی کی موجودگی میں تایا چچا کو کچھ نہیں ملے گا۔ یہ تو قرب کے لحاظ سے ہے اور قوت کا مطلب یہ ہے کہ عینی بھائی کی موجودگی میں علاتی بھائی اور عینی چچا کی موجودگی میں علاتی چچا کو کچھ نہیں ملے گا۔

عصبہ بغیرہ وہ چار عورتیں ہیں جن کو ذوی الفرض ہونے کی حیثیت سے ایک ہونے کی صورت میں نصف اور دو[2] یا زیادہ ہونے کی صورت میں ثلثان ملتا ہے وہ اپنے بھائیوں کی ہونے کی صورت میں عصبہ ہوجاتی ہیں۔ بیٹی بیٹے کے ساتھ اور پوتی پوتے کے ساتھ۔ عینی بہن عینی بھائی کے ساتھ۔ علاتی بہن علاتی بھائی کیساتھ

عصبہ مع غیرہ وہ عورت جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے مثلاً

بہن عصبہ بن جاتی ہے بیٹی کے ساتھ۔
یہاں تک ذوی الفروض اور عصبات کی تقسیم پوری ہوگئی۔ اب بعض امور قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کئے جاتے ہیں جن سے ورثہ کے مستحق اور محروم ہونے کا حال معلوم ہوگا۔

حجب:۔ پانچ ورثہ ایسے ہیں جن کے حصص میں دوسرے ورثہ کی موجودگی میں کمی آجاتی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو ان کو حصہ زیادہ ملتا۔ وہ پانچ یہ ہیں۔ شوہر۔ بیوی ماں۔ پوتی۔ علاتی بہن۔ مثلاً اگر اولاد نہ ہو تو شوہر کو نصف ملتا ہے مگر اولاد کی موجودگی میں ربع ملتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

حرمان:۔ چھ ورثہ ایسے ہیں جو کبھی محروم نہیں ہوتے یعنی ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ان کو کچھ نہ ملے۔ بیٹا۔ باپ۔ شوہر۔ بیٹی۔ ماں۔ بیوی۔

بعض ورثہ ایسے ہیں کہ کسی وقت ان کو وراثت ملتی ہے کسی وقت نہیں ملتی اس کا مدار دو قاعدوں پر ہے۔ اول یہ کہ جس شخص سے میت کی قرابت کسی واسطے سے ہو تو جب وہ واسطہ موجود ہوگا وہ شخص محروم ہوگا مثلاً دادا کہ اس سے قرابت بواسطہ والد ہے تو والد کی موجودگی میں دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔ اسی طرح بیٹے کی موجودگی میں پوتا اور بھائی کی موجودگی میں بھتیجا محروم رہیگا۔ لیکن اخیافی بھائی بہن اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں کہ ماں کی موجودگی میں بھی ان کو وراثت ملتی ہے حالانکہ ان سے رشتہ ماں ہی کے واسطہ سے ہے۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اقرب کی موجودگی میں ابعد محروم رہے گا جیسا کہ بھائی کی موجودگی میں چچا محروم رہتا ہے۔ عصبہ بنفسہ کی بحث میں اسکا بیان آچکا۔

مخارج فروض:۔ یہاں سے تقسیم میراث کا طریقہ شروع ہوتا ہے۔ جب یہ معلوم ہوچکا کہ کل فروض چھ ہیں جن کی دو نوع ہیں نوعِ اول۔ نصف

ربع ۔ ثمن ۔ نوع ثانی ۔ ثلثان ۔ ثلث ۔ سدس ۔ جب کسی میت کی میراث تقسیم کرنا ہو تو دیکھو کہ اس کے ورثہ میں ذوی الفروض ہیں یا نہیں ۔

اگر ذوی الفروض ہوں تو وہ صرف نوع اول کے ہیں یا صرف نوع ثانی کے یا مخلوط ۔ اگر صرف نوع اول کے ہیں تو ایک ایک ہیں یا زیادہ اگر صرف نوع اول کا ایک وارث ذوی الفروض میں سے ہے تو جو اس کا فرض ہو اس کے موافق عدد سے وراثت تقسیم کردی جائے ۔ مثلاً اگر اس کا فرض ثمن ہے تو آٹھ عدد کل ترکہ کو قرار دے کر تقسیم کردیں ۔ اگر فرض ربع ہے تو تقسیم چار سے کردیں اگر نصف ہو تو تقسیم دو سے ۔

اور اگر ایک سے زیادہ ذوی الفروض ہوں تو جو بڑے سے بڑا عدد اس فرض کے موافق ہو اس سے تقسیم کردیں مثلاً ایک کا فرض ثمن ایک کا نصف ہے آٹھ سے تقسیم کردیں مثلاً زید کا انتقال ہوا اس نے ایک بیوی چھوڑی، ایک بیٹی، ایک بھائی، تو اس صورت میں بیوی اور بیٹی ذوی الفروض میں سے ہیں اور بھائی عصبہ ہے ۔ بیوی کا فرض ثمن ہے بیٹی کا نصف ہے اور باقی بھائی کا ہے ۔ تو ثمن کے موافق آٹھ ہے لہذا کل ترکہ آٹھ سہام قرار دے کر اس طرح تقسیم کردینگے

مسئلہ ۸

زوجہ	بنت	اخ عینی
۱	۴	۳

یہی عمل اسوقت کیا جائے گا جب کہ صرف نوع ثانی کے ذوی الفروض ہوں مثلاً اگر کوئی فرض ثلثان یا ثلث ہو تو تین سے اگر سدس بھی ہو تو چھ سے جیسے زید کا انتقال ہوا اس نے ماں چھوڑی اور دو عینی بہنیں ایک چچا ۔ تو ماں کا سدس ہے اور ۲ ۲ بہنوں کا ثلثان ہے باقی چچا کا ۔ چھ سے اسطرح تقسیم کردیا جائے

مسئلہ ۶

ام	اخت عینی	اخت عینی	عم
۱	۲	۲	۱

اگر دونوں نوع کے مخلوط ہوں تو اگر نوعِ اوّل کا نصف مخلوط ہو۔ نوعِ ثانی کے سب اقسام کے ساتھ یا بعض کے ساتھ تو چھ سے تقسیم کیا جاتے۔ مثلاً۔

مسئلہ ۶

زوج	ام	اخت اخیانی	اخت اخیانی
نصف	سدس (۱)	ثلث (۱)	(۱)

اور اگر نوعِ اوّل کا ربع مخلوط ہو نوعِ ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ تو بارہ سے تقسیم کیا جائے مثلاً۔

مسئلہ ۱۲

زوجہ	ام	اخت اخیانی	اخت اخیانی	عم
ربع	سدس (۲)	ثلث (۲)	(۲)	
۳				۳

اور اگر نوعِ اوّل کا ثمن مخلوط ہو نوعِ ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ تو چوبیس سے تقسیم کیا جائے۔ مثلاً۔

مسئلہ ۲۴

زوجہ	ام	بنت	بنت	عم
ثمن	سدس	ثلثان (۸)	(۸)	عصبہ
۳	۴	(۱۶)		۱

العول:۔ جس عدد سے کل ورثہ کے حصہ کو تقسیم کیا جاتے اس کو مخرج کہتے ہیں ذوی الفروض ہونے کے وقت جب ترکہ تقسیم کیا جائے تو کل مخارج یہ ہوں گے۔ ۲ = ۳ = ۴ = ۶ = ۸ = ۱۲ = ۲۴ = کبھی مخرج کم رہ جاتا ہے یعنی اس مخرج سے جمیع ذوی الفروض کے فروض پورے نہیں ہوتے تو ایسے وقت میں مخرج میں کچھ زیادتی کرلی جاتی ہے اس زیادتی کو اہل فرائض کی اصطلاح میں عول کہتے ہیں۔ چار مخرج ایسے ہیں کہ جن میں کبھی عول کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ۲ = ۳ = ۴ = ۸ = تین مخارج ایسے ہیں جنمیں کبھی کبھی عول کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ تین یہ ہیں۔ ۶ = ۱۲ = ۲۴ =

چھ کا عول دس تک ہوسکتا ہے یعنی کبھی اس میں ایک کی زیادتی کریں گے کبھی دو کی، کبھی تین کی، کبھی چار کی۔ اسلئے چار مثالوں کی ضرورت ہوئی۔

مثلاً۔

مسئلہ ۶ ۷ — عول ۱ مثلاً

زوج	اخت	اخت
۳	۲ (۴)	۲

مسئلہ ۶ ۸

زوج	ام	اخت
۳	۲	۳

مسئلہ ۶ عول ۹

زوج	اختان عینی	ام	اخت لام
۳	۴	۱	۱

مسئلہ ۶ عول ۱۰

زوج	اختان عینی	اختان لام	ام
۳	۴	۲	۱

بارہ کا عول کبھی تیرہ ہوگا کبھی پندرہ کبھی سترہ اس لئے تین مثالوں کی ضرورت ہوئی - مثلاً -

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳

زوج	بنت	بنت	ام
۳	۴ (۸)	۴	۲

مسئلہ ۱۲ عول ۱۵

زوج	بنتان	اب	ام
۳	۸	۲	۲

مسئلہ ۱۲ عول ۱۷

زوجہ	اختان لام	اختان لاب	جدہ
۳	۴	۸	۲

چوبیس ۲۴ کا عول صرف ستائیس ۲۷ ہوگا اس کی مثال یہ ہے - مثلاً -

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷ زید مثلاً

زوجہ	بنت	بنت	اب	ام
۳	۸ (۱۶)	۸	۴	۴

(۳۱)

باب الرد :- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مخرج سے جمیع ذوی الفروض موجودہ کے حصص دینے کے بعد کچھ بچ جاتا ہے جس کا کوئی مستحق نہیں ہوتا - (اس بچے ہوئے کو فاضل کہتے ہیں) تو یہ فاضل پھر انہیں ذوی الفروض کو ان کے حصص کے حقوق کی نسبت سے مکرر دیا جاتا ہے اس کو رد کہتے ہیں -

تو رد گویا کہ عول کی ضد ہوا کہ وہاں مخرج میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے یہاں مخرج کو کم اور مختصر کرنا پڑتا ہے -

تنبیہ :- رد کی ضرورت عصبہ کی موجودگی میں کبھی نہیں ہوگی کیونکہ وہ فاضل کا مستحق ہوتا ہے تو گویا کہ ایسی صورت میں فاضل بچتا ہی نہیں -

تنبیہ :- زوجین پر رد نہیں ہوتا ہے -

(۳۲)

مسائل رد :- رد کے مسائل چار قسم پر ہیں - پہلی دو قسمیں تو ایسی ہیں جن میں صرف ایسے ورثہ ہوں جن پر رد ہوتا ہے (یعنی زوجین نہ ہوں) اور دوسری دو قسمیں ایسی ہیں جن میں اصحاب الرد اور غیر اصحاب الرد دونوں

قسم کے ورثہ ہوں ۔

(۳۳)
اول :۔ اول یہ کہ صرف ایک جنس کے ورثہ ہوں ایسی صورت میں عدد رؤس ورثہ کو مخرج قرار دے کر تقسیم کر دیا جاتے ۔ مثلاً

مسئلہ ردّیہ ۲

بنت	بنت
۱	۱

اس صورت میں دو بنت ثلثان کی مستحق ہیں ۔ تو مخرج تین کو قرار دیا جائے ان کو ثلثان یعنی دو دینے کے بعد ایک فاضل رہا وہ بھی انھیں دو کو دیا جائیگا اور عدد رؤس یعنی دو کو مخرج بنا کر ایک ایک دونوں کو مل جائے گا ۔ دوسری مثال

مسئلہ ردّیہ ۲

اخت اخیافی	اخت اخیافی
۱	۱

کہ یہ دونوں ثلث کی مستحق ہیں ۔ تو کل مخرج تین بنا کر ایک ان دونوں کو ملا اور دو فاضل رہے ۔ عدد رؤس دو سے تقسیم کر دیا ۔ تیسری مثال

مسئلہ ردّیہ ۲

جدہ	جدہ
۱	۱

کہ یہ دونوں سدس کی مستحق ہیں تو کل مخرج چھ بنا کر ایک ان دونوں کو ملا پانچ فاضل رہے ۔ عدد رؤس سے تقسیم کر دیا یہی حال اس وقت ہوگا جب کہ بنتان یا اختان ہوں ۔

(۳۴)
ثانی :۔ ثانی یہ کہ دو یا زائد جنس کے ورثہ ہوں تو ایسی صورت میں ان کے مجموعہ سہام کو مخرج بنا کر تقسیم کر دیں گے ۔ مثلاً

مسئلہ ردّیہ ۲

جدہ	اخت لام
۱	۱

کہ دونوں کو سدس سدس مل کر چار فاضل رہے عدد سہام سے تقسیم کردیا۔ الحاصل سدسان کی صورت میں مخرج کو دو قرار دیا جائے۔

دوسری مثال (۳۵) مسئلہ ۳ ردیہ

ام	اخ لام	اخ لام
۱	(۲) ۱	۱

اس صورت میں ام کو سدس ملے گا اولاد لام کو ثلث۔ مخرج چھ بنا کر ایک ام کا ہوگیا دو اولاد ام کو مل گئے۔ تین سہام تقسیم ہو گئے تین فاضل قابل رد رہے عدد سہام تین سے تقسیم کردیا۔ الحاصل جب ثلث اور سدس جمع ہوں تو مخرج تین کو قرار دیا جائے گا۔

تیسری مثال (۳۶) مسئلہ ۴ ردیہ

ام	بنت
۱	۳

اس صورت میں ام کو سدس ملے گا بنت کو نصف کل سہام چھ ہو کر ایک ام کو ملے گا تین بنت کو یعنی چار سہام تقسیم ہو گئے دو فاضل رہے لہٰذا عدد سہام چار سے تقسیم کردیا اسی طرح اگر بجائے ام کے بنت الابن ہو اسوقت بھی یہی عمل ہوگا۔ اگر بنت اور جدہ ہوں یا ایک اخت عینی اور ایک اخت علاتی ہو یا ایک اخت عینی اور جدہ ہو یا ایک اخت عینی اور ایک اخت اخیافی ہو۔ تب بھی یہی صورت ہوگی۔ الحاصل جب ذوی الفروض نصف اور سدس کے مستحق ہوں گے اسوقت ردکیصورت میں مخرج چار کو قرار دیا جائیگا۔

چوتھی مثال (۳۷) مسئلہ ۵ ردیہ

ام	بنت	بنت
۱	۲	(۴) ۲

اس صورت میں ام کو سدس ملے گا اور بنتان کو ثلثان حسب ضابطہ مخرج چھ بنا کر ایک ام کو ملے گا اور چار بنتان کو پانچ سہام تقسیم ہو گئے

ایک فاضل رہا تو عدد سہام پانچ ہی سے تقسیم کردیا ۔ اسی طرح یہ مثال۔

مسئلہ ردیہ ۵

بنت	بنت الابن	ام
۳	۱	۱

کہ بنت نصف کی مستحق ہے اور بنت الابن سدس کی اور ام بھی سدس کی۔ حسب ضابطہ چھ سہام بنا کر تین بنت کو ملیں گے ایک بنت الابن کو ایک ام کو پانچ سہام تقسیم ہوئے ایک فاضل رہا لہذا پانچ سے ہی تقسیم کردیں گے ۔ اسی طرح یہ مثال ۔

مسئلہ ۵

اخت عینی	ام
۳	۲

کہ اخت عینی نصف کی مستحق ہے اور ام ثلث کی چھ سہام بنا کر تین اخت کو ملے اور دو ام کو پانچ سہام تقسیم ہوتے ایک فاضل رہا لہذا پانچ سے ہی تقسیم کردیں گے ۔ الحاصل جب ذوی الفروض ثلثان اور سدس یا نصف اور سدسان یا نصف اور ثلث کے مستحق ہوں تو ردکیصورت میں مخرج پانچ کو قرار دیا جائیگا ۔

(۳۶)

ثالث ورابع :۔ ثالث ورابع کا سمجھنا قواعد تصحیح کے سمجھنے پر موقوف ہے لہذا ان دونوں کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ تصحیح کے بعد آئیگا اور تصحیح سے پہلے نسبتوں کا حال معلوم ہونا ضروری ہے ۔

تقسیم نسبت :۔ دو عددوں کے درمیان چار قسم کی نسبتیں ہوتی ہیں ۔
۱ تماثل ۲ تداخل ۳ توافق ۴ تباین ۔

تماثل :۔ جب دو عدد آپس میں برابر ہوں ۔ ان کو متماثل کہتے ہیں ۔ اور ان کے درمیان کی نسبت کو تماثل کہتے ہیں جیسے کسی جنس کے ورثہ کا عدد چار ہے اور وراثت سے جو ان کو حصہ ملا اس کا عدد بھی چار ہے تو عدد روٴس اور عدد سہام کے درمیان تماثل کی نسبت ہوگی ۔

(۲)

تداخل :- تداخل جب دو عدد برابر نہوں بلکہ ایک کم دوسرا زائد ہو اور عدد اقل عدد اکثر کو فنا کردے تو ان کو متداخل اور ان کے درمیان کی نسبت کو تداخل کہیں گے ۔

تنبیہ :- فنا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ عدد اقل اکثر سے دو یا زائد مرتبہ منہا یعنی تفریق کردیں تو عدد اکثر فنا ہوجائے ۔ مثلاً عدد اکثر (۹) اور اقل (۳) ہے تو (۹) سے (۳) کو ایک مرتبہ تفریق کیا (۶) بچے پھر ۶ سے ۳ کو تفریق کیا ۳ بچے، پھر ۳ کو ۳ سے تفریق کیا تو (۹) بالکل ختم و فنا ہوگیا تو کہا جائے گا کہ (۹) اور (۳) میں تداخل ہے ۔ اسی طرح ۱۲ اور ۴ کا حال ہے بالفاظ دیگر تداخل کی تعریف یہ ہے کہ عدد اکثر کو جب عدد اقل پر تقسیم کیا جائے تو بلا کسی کسر کے پورا پورا تقسیم ہوجائے ۔ بعبارۃ اخری ۔ عدد اقل میں خود عدد اقل ایک یا زائد مرتبہ زائد کیا جائے تو عدد اکثر کے مساوی ہوجائے ۔

(۳)

توافق :- توافق جب عدد اقل عدد اکثر کو فنا نہ کرے بلکہ کوئی عدد ثالث ان دونوں کو فنا کردے تو ان کو متوافق اور ان کے درمیان کی نسبت کو توافق کہتے ہیں ۔ جیسے ۸ اور ۲۰ کہ ان میں سے اقل یعنی ۸ اکثر یعنی ۲۰ کو فنا نہیں کرتا بلکہ ان دونوں کو ایک عدد ثالث یعنی چار فنا کردیتا ہے ۔ چار دونی آٹھ اور چار پنجے بیس لہذا ان دونوں میں توافق بالربع کی نسبت ہوئی اسلئے کہ چار مخرج ہے ربع کا ۔ ۸ کا وفق ۲ ہے اور ۲۰ کا وفق ۵ ہے ۔ ۱۵ اور ۱۸ میں توافق بالثلث ہے یعنی ۳ فنا کردے گا ۱۵ اور ۱۸ دونوں کو ۔ تین پنجے پندرہ اور تین چھکے ۱۸ ۔ ۱۵ کا وفق ۵ ہے ۱۸ کا وفق ۶ ہے ۔ ۱۵ اور ۲۰ میں توافق بالخمس ہے ۱۵ کا وفق ۳ ہے ۲۰ کا وفق ۴ ہے ۔ ۱۸ اور ۳۰ میں

توافق بالسدس ہے ۱۸ر کا دفق ۳ر ہے ۳۰ر کا دفق پانچ ہے۔
اسی طرح بالسبع، بالثمن، بالتسع، بالعشر کو سمجھنا چاہیئے۔ پھر دس سے آگے اس طرح کہیں گے بجزء من احد عشر۔ بجزء من خمسۃ عشر وغیرہ۔ مثلاً ۳۰ر اور ۴۵ر میں توافق بجزء من خمسۃ عشر ہے۔ پندرہ دونی تیس پندرہ تیمہ پینتالیس ۳۰ر کا دفق ۲ر ہے پینتالیس کا دفق ۳ر ہے۔
تباین :۔ تباین جب دونوں عددوں کو کوئی تیسرا عدد بھی فنا نہ کرے تو وہ متباین ہوں گے اور ان کے درمیان کی نسبت تباین ہوگی جیسے ۹ر اور ۱۰ر کہ یہ دونوں نہ متماثل ہیں کیونکہ برابر نہیں نہ متداخل ہی کیونکہ ۹ر فنا نہیں کرسکتا ۱۰ر کو نہ متوافق ہی کیونکہ کوئی عدد ثالث ان دونوں کو فنا نہیں کرتا اسلئے یہ متباین ہیں۔

دلیل حصر :۔ دو عددوں کے درمیان اگر برابری ہو تو وہ متماثل ہوں گے اگر برابری نہ ہو تو اگر عدد اقل فنا کردے گا اکثر کو تو وہ متداخل ہوں گے اگر اقل فنا نہ کرے اکثر کو تو اگر کوئی عدد ثالث (واحد کے علاوہ) ان دونوں کو فنا کردے تو وہ متوافق ہوں گے اگر کوئی عدد ثالث (واحد کے علاوہ) فنا نہ کرے (بلکہ واحد فنا کرے) تو وہ متباین ہوں گے۔

تنبیہ :۔ واحد عدد نہیں۔

معرفت نسبت کا طریقہ :۔ تداخل اور تماثل کی نسبت تو ظاہر ہی ہے توافق اور تباین معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عدد اقل کو اکثر سے کم (تفریق) کیا جائے ایک مرتبہ یا چند مرتبہ اور یہ عمل دونوں جانب سے کیا جائے پس اگر دونوں واحد میں متفق

ہوجائیں تو ان کے درمیان توافق نہیں بلکہ تباین ہے ۔ اور اگر واحد کے علاوہ کسی عدد میں متفق ہوجائیں تو ان کے درمیان توافق ہے اس جزء کے اعتبار سے جو اس کا مخرج ہے جیسے ایک عدد سات ۷ ہے اور دوسرا عدد دس ۱۰ ہے اقل یعنی سات کو جب اکثر یعنی دس ۱۰ سے کم کیا تو تین باقی رہے پھر سات سے ایک دفعہ تین کم کیا تو چار رہے پھر چار سے تین کم کئے تو ایک رہا پھر تین سے ایک دفعہ ایک کم کیا تو دو رہے پھر دو سے ایک کم کیا تو ایک رہا ۔ غرض واحد میں سات اور دس متفق ہو گئے لہذا ان دونوں میں تباین ہے ۔ ایک عدد بیس ۲۰ ہے دوسرا عدد آٹھ ۸ ہے بیس ۲۰ سے آٹھ کم کیا تو بارہ ۱۲ رہے پھر بارہ ۱۲ سے آٹھ کم کیا تو چار رہے پھر آٹھ سے چار کم کیا تو چار رہے اب عدد اکثر بھی چار رہ گیا اور اقل بھی چار رہ گیا دونوں اس میں متفق ہو گئے تو ان دونوں میں توافق بالربع ہوا ۔ اسلئے کہ ربع کا مخرج چار ہے ۔ بیس کا وفق پانچ ہوگا اور آٹھ کا وفق دو ہوگا ۔ پانچ چوک ۲۰، دو چوک ۸، یہانتک نسبتوں کا بیان ہوا ۔ اب تصحیح کا بیان شروع ہوتا ہے ۔

تصحیح :۔ ترکہ اس طرح تقسیم کرنا چاہیئے جس سے کسی وارث کے سہام میں کسر نہ ہو بلکہ پورے پورے ملیں ۔ اگر شروع ہی سے سہام سب کے پورے ہوں تب تو آگے کسی عمل کی ضرورت ہی نہیں ۔ جیسے

مسئلہ ۶

بنت	بنت	اب	ام
۲	۲	۱	۱

اگر کسر واقع ہو تو اس کے لئے چھ اصول ہیں جن میں سے دو میں تو رؤس اور سہام میں نسبت دیکھی جاتی ہے ۔

اصل اوّل :- یہ کہ صرف ایک طائفہ کے سہام منکسر ہوں اور سہام و رؤس کے درمیان توافق ہو اس وقت اس طائفہ کے عدد رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیدیجاتی ہے۔ مثلاً۔

مسئلہ ۶ / ۳۰

اب	ام	بنات ۱۰ ر
۱ / ۵	۱ / ۵	۴ / ۲۰

طائفۂ بنات کے سہام میں کسر آتی ہے اور عدد رؤس دس ۱۰ ہے اور عدد سہام چار ان میں توافق بالنصف ہے عدد رؤس کا وفق پانچ ہے تو پانچ کو اصل مسئلہ یعنی مخرج (۶) میں ضرب دیں گے جس سے تیس ۳۰ بنیں گے اور چھ سے جو سہام ملے تھے ہر ایک کے سہام کو بھی پانچ پانچ میں ضرب دینگے۔ اور اگر وہ مسئلہ عائلہ ہو یعنی اس میں عول کی نوبت آتی ہو تو عدد رؤس کے وفق کو عول میں ضرب دیں گے۔ مثلاً۔

مسئلہ ۱۲ / ۱۵ / ۴۵

زوج	ام	اب	بنات ۶ ر
۳ / ۹	۲ / ۶	۲ / ۶	۸ / ۲۴

یہاں بھی بنات پر سہام منکسر ہیں اور عدد رؤس (۶) اور عدد سہام (۸) میں توافق بالنصف ہے عدد رؤس کا وفق تین ہے اس کو عول یعنی پندرہ میں ضرب دیجائیگی جس سے پینتالیس ۴۵ ہو جائیں گے پھر ہر ایک کے سہام کو تین تین میں ضرب دیں گے۔

اصل ثانی :- یہ کہ ایک طائفہ پر سہام منکسر ہوں اور عدد رؤس و عدد سہام میں تباین ہو اس وقت اس طائفہ کے کل عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر وہ مسئلہ عائلہ ہے تو عول میں ضرب دیں گے۔ مثلاً۔

مسئلہ ۶ / ۱۸

زوج	جدہ	اخوات لام (۳)
۳ / ۹	۱ / ۳	۲ / ۶

یہاں اخوات لام پر سہام منکسر ہیں اور ہر دو عدد میں تباین ہے لہذا عدد رؤس یعنی تین کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے جس سے اٹھارہ ہو جائیں گے اب ہر اخت لام کو ۲ ۲ ۲ مل جائیں گے ۔ عول کی مثال ۔

مسئلہ ۶ / ۷ / ۳۵

زوج	اخوات ۵ ر
۳	۴
۱۵	۲۰

اخوات کے سہام منکسر ہیں عدد رؤس پانچ اور عدد سہام چار میں تباین ہے لہذا پانچ کو عول یعنی سات میں ضرب دیں گے ۔ پھر ہر وارث کے سہام کو پانچ پانچ میں ضرب دیں گے جس سے اخوات کے سہام بیس ہو کر کسر مرتفع ہو جاتے گی اور ہر اخت کو چار چار مل جائیں گے ۔

تنبیہ :۔ بقیہ چار اصول میں ایک طائفہ کے عدد رؤس کی نسبت دوسرے طائفہ کے عدد رؤس سے دیکھی جاتی ہے ۔

اصل ثالث :۔ یہ کہ ایک طائفہ سے زائد پر سہام منکسر ہوں اور ان کے رؤس کے درمیان تماثل ہو اس وقت کسی ایک عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر وہ عائلہ ہو تو عول ہی میں ضرب دیں گے ۔ مثلاً ۔

مسئلہ ۶ / ۱۸

بنات ۳ ر	جدات ۳ ر	اعمام ۳ ر
۴	۱	۱
۱۲	۳	۳

تین بنات کو چار ملے تین جدات کو ایک ملا تین اعمام کو ایک ۔ کسی فریق کے سہام بھی پورے تقسیم نہیں ہوتے، ہر ایک میں کسر ہے اور جملہ عدد رؤس میں تماثل ہے لہذا ایک فریق کے رؤس (۳) کو اصل مسئلہ (۶) میں ضرب دیا تو اٹھارہ ہو گئے پھر ہر فریق کے عدد سہام کو تین میں ضرب دیں جس سے ہر فریق کے افراد پر سہام پورے پورے تقسیم ہو جائیں گے ۔

عول کی مثال ۔ مسئلہ ۶ / ۷

اخوات لام ۲	جدات ۲	اخوات لاب وام ۲
۲/۱	۱/۳	۲/۱۲

اصل رابع :۔ یہ کہ ان رؤس کے درمیان تداخل ہو اسوقت سب سے بڑے عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اگر عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینگے ۔

جیسے ۔ مسئلہ ۱۲ / ۱۴۴

اعمام ۱۲	جدات ۳	زوجات ۴
۷/۸۴	۲/۲۴	۳/۳۶

یہاں چار کو بھی بارہ سے تداخل کی نسبت ہے اور تین کو بھی اور سب سے بڑا عدد رؤس بارہ ہے لہذا اصل مسئلہ کو بارہ میں ضرب دیں گے ۔ اب کل سہام ایک سو چوالیس ہوجائیں گے پھر ہر ایک کے سہام کو بارہ بارہ میں ضرب دیں گے ۔ جس سے (۳۶) ہوجائیں گے اربع زوجات کے اور چوبیس ہوں گے ثلث جدات کیلئے ۔ چوراسی ہوں گے اثنا عشر اعمام کے لئے ۔ ہر طائفہ کے اعداد کو افراد پر تقسیم کردیں گے ۔ مثلاً ۔

۱۲ (۷)	۳ (۸)	۴ (۹)
۴ ۸	۴ ۲	۶ ۳
۴ ۸	۴ ۲	۶ ۳
× ×	× ×	× ×

عول کی مثال ۔ مسئلہ ۱۲ / ۱۳ / ۱۵۶

جدات ۱۲	اخوات ۴	زوجہ ۲
۲/۲۴	۸/۹۶	۳/۳۶

اصل خامس :۔ یہ کہ ان رؤس کے درمیان توافق ہو تو اس وقت ایک طائفہ کے وفق کو دوسرے طائفہ میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو تیسرے طائفہ کے وفق میں (اگر اس حاصل ضرب کو طائفہ ثالثہ کے ساتھ توافق کی نسبت ہو ورنہ کل طائفہ ثالثہ میں) ضرب دیں گے ۔ پھر اس

حاصل ضرب کو طائفہ رابعہ کے وفق (اگر اس حاصل ضرب کو طائفہ رابعہ کے ساتھ توافق کی نسبت ہو ورنہ کل طائفہ رابعہ میں) ضرب دیں گے۔

علیٰ ھذا القیاس پھر مجموعہ حاصل کو اصل مسئلہ میں اگر عائلہ نہ ہو ورنہ عول میں ضرب دیں گے جیسے۔ مسئلہ ۲۴

زوجات ۴	بنات ۱۸	جدات ۱۵	اعمام ۶
۳	۱۶	۴	۱

یہاں پر چار اور اٹھارہ میں توافق ہے۔ اٹھارہ اور پندرہ میں توافق پندرہ اور چھ میں توافق۔ اولاً چار کو اٹھارہ کے وفق (۹) میں ضرب دیں گے جس کا حاصل ضرب (۳۶) ہوگا۔ پھر دیکھا تو (۳۶) اور (۱۵) میں توافق بالثلث ہے بارہ تیہہ (۳۶) پانچ تیہہ (۱۵)۔ (۳۶) کو پانچ میں ضرب دینے سے ۱۸۰ ہوتے۔ پھر دیکھا تو ۱۸۰ اور چھ میں توافق بالسدس ۱۸۰ کا وفق ۳۰ ہے اور چھ کا وفق ہے ایک۔ ۱۸۰ کو ایک میں ضرب دینا بے سود کل حاصل ضرب یہی ۱۸۰ میں ضرب دیں گے اور عدد رؤس پر تقسیم کر دیں گے جس سے (۴۳۲۰) کل سہام ہو جاتیں گے اس کے بعد ہر فریق کے سہام کو ۱۸۰ میں ضرب دیں گے اور عدد رؤس پر تقسیم کر دیں گے۔ جیسے۔

۱۸۰
۲۴
۷۲۰
۳۶۰×
۴۳۲۰

مسئلہ ۲۴

زوجات ۴	بنات ۱۸	جدات ۱۵	اعمام ۶
۳	۱۶	۴	۱
۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰
۴) ۵۴۰ (۱۳۵	۱۸) ۲۸۸۰ (۱۶۰	۱۵) ۷۲۰ (۴۸	۶) ۱۸۰ (۳۰
۴	۱۸	۶۰	۱۸
۱۴	۱۰۸	۱۲۰	×
۱۲	۱۰۸	۱۲۰	
۲۰	×	×	
۲۰			
×			

ہر زوجہ کے ۱۳۵ ہوتے۔ ہر بنت کے ۱۶۰ ۔ ہر جدہ کے ۴۸ ۔ ہر عم کے ۳۰

اصل سادس :- یہ کہ ایک طائفہ کے عدد رؤس کو دوسرے طائفہ کے عدد رؤس کے ساتھ تباین کی نسبت ہو اس وقت ایک عدد رؤس کو دوسرے میں ضرب دیں گے پھر حاصل ضرب کو تیسرے میں پھر حاصل ضرب کو چوتھے میں علی ھذا القیاس پھر مجموعہ حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں۔ اگر عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیں گے پھر ہر فریق کے سہام کو اسی مجموعہ حاصل ضرب میں جس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی گئی ہے ضرب دیں گے پھر ہر فریق کے مجموعہ سہام کو اس کے افراد کے رؤس پر تقسیم کر دیں گے مثلاً

۲ × ۳ × ۵ × ۷ = ۲۱۰

مسئلہ ۲۴ / ۵۰۴۰

زوجہ ۲	جدہ ۶	بنت ۱۰	عم ۷
۳	۴	۱۶	۱
۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰	۲۱۰
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰
۲ / ۳۱۵	۶ / ۱۴۰	۱۰ / ۳۳۶	۷ / ۳۰
۶، ۳، ۲، ۱۰، ۱۰، ×	۶، ۲۴، ۲۴، ×۰	۳۰، ۳۶، ۳۰، ۶۰، ۶۰، ××	۲۱، ×۰

دو زوجہ ہیں جنکو تین سہام ملے عدد رؤس اور عدد سہام میں تباین ہے لہذا عدد رؤس برقرار رکھا۔ چھ جدّہ ہیں جنکو چار سہام ملے یہاں عدد رؤس اور عدد سہام میں توافق بالنصف ہے عدد رؤس کا وفق تین ہے دو اور تین میں تباین ہے۔ دو کو تین میں ضرب دینے سے حاصل ضرب چھ ہوا۔ دس بنات ہیں جنکو سولہ سہام ملے عدد رؤس اور عدد سہام میں توافق بالنصف ہے۔ عدد رؤس کا وفق پانچ ہے چھ کو پانچ کے ساتھ تباین ہے اسلئے چھ کو پانچ میں ضرب دینے سے حاصل ضرب تیس ہوا۔ عدد اعمام سات ہے جنکو سہم ایک ملا جس کو عدد رؤس کے ساتھ

تباین کی نسبت ہے لہذا سات کو برقرار رکھ کر تیس کے ساتھ نسبت دیکھی تو ان میں تباین ہے تیس کو سات میں ضرب دینے سے مجموعہ حاصل ضرب ۲۱۰ ہوا اس کو اصل مسئلہ ۲۴ میں ضرب دی گئی تو کل سہام ۵۰۴۰ ہو گئے پھر ہر فریق کے سہام کو ۲۱۰ میں ضرب دی گئی جس سے ہر دو زوجہ کے مجموعی سہام (۶۳۰) ہوئے جن کو عدد رؤس زوجہ یعنی دو میں تقسیم کرنے سے ہر زوجہ کو ۳۱۵ ملے۔ چھ جدہ کے مجموعی سہام ۲۱۰ میں ضرب دینے سے ۸۴۰ ہوئے جن کو عدد رؤس جدہ یعنی چھ پر تقسیم کرنے سے ہر جدہ کو ۱۴۰ سہام ملے دس بنات کے مجموعی سہام ۱۶ کو ۲۱۰ میں ضرب دینے سے ۳۳۶۰ ہوئے جن کو عدد رؤس بنات یعنی دس پر تقسیم کرنے سے ہر بنت کو ۳۳۶ ملے۔ سات اعمام کے ایک سہم کو ۲۱۰ میں ضرب دینے سے ۲۱۰ ہوتے جن کو عدد رؤس اعمام یعنی سات پر تقسیم کرنے سے ہر عم کو ۳۰ سہام ملے۔

یہاں تک تصحیح کا بیان بفضلہ تعالیٰ پورا ہو گیا۔ اب مسائل رد کی بقیہ دو قسموں کا بیان شروع ہوتا ہے جن کا سمجھنا نسبت اور تصحیح کے سمجھنے پر موقوف ہے۔

رد کی قسم ثالث :- قسم ثالث یہ کہ اصحاب الرد ایک جنس کے ہوں اور ساتھ ہی غیر اصحاب الرد یعنی زوجین میں سے بھی کوئی ہو تو اس وقت اوّل غیر اصحاب الرد کا فرض اقل مخارج سے دیا جائے گا پھر باقی کو عدد رؤس اصحاب الرد پر برابر تقسیم کر دیا جائیگا جیسا کہ رد کی قسم اوّل میں شروع ہی سے تقسیم کر دیا گیا ہے پھر اگر یہ پورا پورا بغیر کسر تقسیم ہو جائے تب تو اسمیں کچھ کرنا ہی نہیں۔ مثلاً

مسئلہ ردیہ ۴

زوج	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱

یہاں دو قسم کے ورثہ ہیں زوج غیر اصحاب الرد میں سے ہے اور بنات اصحاب الرد میں سے ہیں اور یہ اصحاب الرد ایک ہی جنس کے ہیں تو اولاً زوج کا فرض ربع اقل مخارج چار سے دیا، باقی رہے تین وہ تین بنات کو برابر تقسیم کر دیئے اگر رد کی صورت نہ ہوتی تو مخرج بارہ قرار دے کر ربع (۳) کا مستحق زوج ہوتا اور ثلثان (۸) کی مستحق بنات ہوتیں ایک باقی بچتا، اگر اصحاب الرد کا فرض اقل مخارج سے دینے کے بعد باقی پورا پورا تقسیم نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو اس باقی کو عدد رؤس اصحاب الرد کے ساتھ توافق کی نسبت ہو گی یا تباین کی۔

تنبیہ :- یہاں نسبت تداخل کو توافق میں ہی شمار کیا گیا ہے اگر توافق کی نسبت ہو تو وفق رؤس کو مخرج فرض غیر اصحاب الرد میں ضرب دیا جائے۔ جیسے۔

مسئلہ ۴/۸ ردیہ

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
۱/۴	۱	۱	۱	۱ (۳/۶) ۱		۱

یہاں دو قسم کے ورثہ ہیں زوج غیر اصحاب الرد میں سے ہے اور بنات اصحاب الرد میں سے اور یہ اصحاب الرد ایک ہی جنس کے ہیں۔ تو اولاً زوج کا فرض یعنی ربع اقل مخارج یعنی چار سے دیا باقی رہے تین وہ چھ بنات پر پورا تقسیم نہیں ہوتا اب نسبت دیکھی باقی یعنی تین اور رؤس اصحاب الرد یعنی چھ میں وہ توافق بالثلث ہے رؤس کا وفق دو ہے اس کو مخرج فرض غیر اصحاب الرد یعنی چار میں ضرب دی تو آٹھ ۸ ہو گئے دو سہام زوج کے ہوتے ایک ایک ہر بنت کو ملا - اگر رد کے طریقہ پر عمل نہ کیا جاتا تو مخرج بارہ ۱۲ قرار دے کر تین زوج کو ملتے اور آٹھ ۸ بنات کو

ملتے ایک باقی رہتا ۔ اگر باقی کو عدد رؤس اصحاب الرد کے ساتھ تباین کی نسبت ہو تو کل عدد رؤس اصحاب الرد کو مخرج فرض غیر اصحاب الرد میں ضرب دیا جائے۔ جیسے ۔

مسئلہ ۲۰ ردّیہ

زوج	بنت	بنت	بنت	ینت	بنت
$\frac{1}{٥}$	٣	٣	٣ (٣/١٨)	٣	٣

یہاں باقی یعنی تین کو عدد رؤس اصحاب الرد یعنی پانچ کے ساتھ تباین ہے لہذا چار کو پانچ میں ضرب دیا جس سے بیس ٢٠ ہو گئے اب پانچ زوج کو ملے اور تین تین ہر بنت کو ۔ اگر رد نہ کرتے تو یہاں بھی گذشتہ دونوں مسئلوں کی طرح بارہ ١٢ سے تقسیم کرتے تین زوج کو ملتے آٹھ ٨ بنات کو ۔ ایک باقی رہتا ۔

رد کی قسم رابع :۔ یہ ہے کہ اصحاب الرد ایک جنس سے زائد ہوں اور غیر اصحاب الرد میں سے بھی کوئی ہو تو اس وقت غیر اصحاب الرد کا فرض اقل مخارج سے دے کر جو باقی رہے اس کو مسئلہ اصحاب الرد پر تقسیم کر دیا جائے اگر وہ پورا پورا تقسیم ہو جائے تو اسمیں کچھ اور نہیں کرنا اور اس کی فقط ایک صورت ہے وہ یہ ہے ۔

مسئلہ ۴ ردّیہ

زوجہ	جدہ	جدہ	جدہ	جدہ	اخت لام	اخت لام	اخت لام	اخت لام	اخت لام	اخت لام
$\frac{1}{١٢}$	٣	٣	٣	٣	٤	٤	٤	٤	٤	٤

یہاں زوجہ غیر اصحاب الرد میں سے ہے اور بقیہ ورثہ دو جنس کے جدات اور اخوات لام اصحاب الرد میں سے ہیں زوجہ کا فرض اقل مخارج چار سے دینے کے بعد تین باقی رہے ان تین کو مسئلہ اصحاب الرد پر تقسیم کر دیا تو پورا تقسیم ہو گیا وہ اس طرح کہ اصحاب الرد

دو قسم کے ہیں ایک سدس کے مستحق ہیں یعنی جدّات اور دوسرے ثلث کے یعنی اخوات لام اور جس وقت رد کی صورت میں ثلث اور سدس جمع ہوں تو مخرج تین کو قرار دیا جاتا ہے جیسا کہ ۳۶ میں گذرا لہذا اس باقی تین کو مسئلہ اصحاب الرد یعنی تین پر تقسیم کیا جو پورا تقسیم ہو گیا یعنی ایک تو جدّات کو ملا اور دو اخوات لام کو ملے تین پورے تقسیم ہو گئے، اب دیکھا تو ایک چار پر منکسر ہے اور دو چھ پر لہذا تصحیح کی ضرورت پیش آئی مگر یہ ضرورت رد کیلئے نہیں بلکہ ہر طائفہ کے افراد کے سہام میں کسر کی وجہ سے جیسا کہ بغیر رد کے بھی اس کی نوبت آتی ہے،

تصحیح کے چھ اصول میں سے اصل خامس پر یہاں عمل کیا جائیگا وہ اس طرح کہ ایک طائفہ سے زائد پر کسر ہے تو رؤس رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائیگی اور وہ توافق بالنصف ہے۔ یعنی چھ اخوات لام اور چار جدّات عدد جدّات چار کو وفق عدد اخوات لام یعنی تین میں ضرب دیں گے جس سے بارہ ۱۲ بنیں گے پھر اس بارہ کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دیں گے جس سے اڑتالیس ۴۸ ہو جائیں گے پھر چار سے جو سہام ہر طائفہ کو ملے تھے ان کو بارہ میں ضرب دیں گے جس سے بارہ سہام زوجہ کے ہونگے اور بارہ ہی جدّات کے کہ ہر جدہ کو تین تین مل جائیں گے اور چوبیس ۲۴ اخوات لام کے ہوں گے کہ ہر اخت لام کو چار چار ملجائیں گے۔

تنبیہ :۔ اگر زوجہ دو ہوں تو اس صورت میں ہر زوجہ کو چھ سہام ملیں گے اگر تین ہوں تو ہر ایک کو چار، اگر چار ہوں تو ہر ایک کو تین۔

اگر رد کی صورت پر عمل نہ کیا جاتا تو مثال مذکور میں کل بارہ سہام بنا کر تین زوجہ کو ملتے دو جدات کو چار اخوات لام کو اور تین باقی رہتے،

اگر غیر اصحاب الرد کو اقل مخارج سے فرض دینے کے بعد جو باقی رہے وہ مسئلہ اصحاب الرد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو سکے تو مسئلہ اصحاب الرد کو مخرج غیر اصحاب الرد میں ضرب دیں گے۔ جیسے۔ مثلاً

مسئلہ ۴ = ۴ × ۳ × ۳ × ۴۰ = ۱۴۴۰ =

زوجہ زوجہ زوجہ زوجہ : بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت بنت : جدہ جدہ جدہ جدہ جدہ جدہ :

زوجات	بنات	جدات
۱	۴	۱
۵	۲۸	۷
۳۶	۳۶	۳۶
۴ ‏ ۱۸۰ ‏ ۴۵	۱۶۸	۶ ‏ ۲۵۲ ‏ ۴۲
۱۶۰	۸۴	۲۴
۲۰	۹ ‏ ۱۰۰۸ ‏ ۱۱۲	۱۲
۲۰	۹	۱۲
× ×	۱۰	×
	۹	
	۱۸	
	۱۸	
	×	

:- ہر زوجہ کو ۴۵ سہام ملیں گے :: ہر بنت کو ۱۱۲ سہام ملیں گے :: ہر جدہ کو ۴۲ سہام ملیں گے :-

یہاں زوجات غیر اصحاب الرد ہیں، اور بنات اور جدّات اصحاب الرد ہیں، اوّلاً زوجات کو اقل مخارج آٹھ سے فرض دیا یعنی ایک، باقی رہے سات جنکو بنات و جدّات پر تقسیم کرنا ہے ان کا مخرج پانچ ہے کیونکہ بنات ثلثان کی مستحق ہیں اور جدّات سدس کی ایسی صورت میں پانچ کو مخرج قرار دیا جاتا ہے جیساکہ ص ۲۸ میں بیان ہوا۔ سات پانچ پر پورا تقسیم نہیں ہوتا تو مسئلہ اصحاب الرد یعنی پانچ کو مخرج غیر اصحاب الرد یعنی آٹھ میں ضرب دیں گے جس سے چالیس بن جائیں گے۔

پھر سہام غیر اصحاب الرد یعنی ایک کو مسئلہ اصحاب الرد یعنی پانچ میں ضرب دیں گے جس سے زوجات کے سہام پانچ ہوں گے اور سہام اصحاب الرد یعنی بنات کے چار اور جدّات کے ایک کو غیر اصحاب الرد کے اقل مخارج سے فرض دینے کے بعد باقی ماندہ یعنی سات میں

ضرب دیں گے جس سے بنات کے سہام اٹھائیس ۲۸ ہو جائیں گے اور جدّات کے سہام سات ہو جائیں گے یہاں تک رد کا عمل پورا ہو گیا، اب تصحیح کی ضرورت ہو گی کیونکہ کسی طائفہ کے سہام اس کے افراد پر منقسم نہیں بلکہ ہر ایک میں کسر ہے لہذا تصحیح کے اصول میں سے اصل خامس پر عمل کیا جائیگا۔ عدد زوجات چار کو عدد جدّات چھ کے ساتھ توافق بالنصف ہے پس چار کو چھ کے نصف تین میں ضرب دیں گے جس سے بارہ ۱۲ بنیں گے جس کو عدد بنات نو کے ساتھ توافق بالثلث ہے لہذا بارہ کو نو کے ثلث تین میں ضرب دیں گے جس سے چھتیس بنیں گے پھر چھتیس ۳۶ کو تصحیح رد یعنی چالیس ۴۰ میں ضرب دیں گے جس سے کل سہام ایک ہزار چار سو چالیس ۱۴۴۰ ہو جائیں گے اس کے بعد چالیس سے جسقدر سہام ہر طائفہ کو ملتے تھے ان کو ۳۶ میں ضرب دے کر ہر طائفہ کے افراد پر تقسیم کر دیں گے۔ یعنی زوجات کو چالیس میں سے پانچ ملے جن کو چھتیس میں ضرب دیا جس سے ایک سو اسّی ۱۸۰ ہو گئے جنکو چار زوجات پر تقسیم کر دیا ہر زوجہ کے پینتالیس ہو گئے اور بنات کو چالیس میں سے اٹھائیس ملے تھے جن کو چھتیس میں ضرب دیا تو ایک ہزار آٹھ ہو گئے جن کو نو بنات پر تقسیم کر دیا ہر بنت کے ایک سو بارہ ہو گئے اور جدّات کو چالیس میں سے سات ملے تھے جنکو چھتیس میں ضرب دیا تو دو سو باون ہوئے جن کو چھ جدات پر تقسیم کر دیا۔ ہر جدّہ کو بیالیس ملے۔

باب المناسخۃ:۔ اگر تقسیم ترکہ سے قبل کسی وارث کا انتقال ہو جائے اور ہر دو میت کا ترکہ یکدم تقسیم کیا جائے اسکو مناسخہ کہتے ہیں۔

ما فی الید:۔ یعنی میت اوّل سے جو ترکہ میت ثانی کو ملا ہے اس کے

اور مخرج کے درمیان نسبت کی رعایت کو اس طریق میں ملحوظ رکھنا ہوتا ہے اس کے بعد تقسیم میں سہولت ہوتی ہے۔ پس اگر ما فی الید اور مخرج کے درمیان تماثل ہے تب تو ضرب کی حاجت نہیں۔ مثلاً۔

مسئلہ ۱۲ ت ۳۶ — ہندہ

زوج	بنت	بنت	بنت	اخ
۳/۹	۸	۸	۸	۱/۳

مسئلہ ۳ تماثل — اخ معر ۳

ابن	بنت
۲	۱

اس صورت میں اخ کو تین سہام ملے اور ہندہ کا ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے اخ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے وارث ابن اور بنت ہیں۔

اخ کا ما فی الید بھی تین ہے اور بوقت تقسیم ترکہ مخرج بھی تین قرار دیا گیا لہذا اب کسی اور ضرب کی حاجت نہیں۔

اگر ما فی الید اور مخرج کے درمیان توافق ہو تو وفق مخرج کو میت اول کے مخرج میں ضرب دیں گے اور میت اوّل کے ورثہ کے سہام کو بھی میّت ثانی کے مخرج کے وفق میں ضرب دیں گے اور میّت ثانی کے ورثہ کے سہام کو ما فی الید کے وفق میں ضرب دیں گے۔ جیسے کہ۔

مسئلہ ۲۴ ت ۷۲ — زید

زوجہ	ابن	بنت	اب
ہندہ	اسلم	سلمہ	اکرم
۳/۹/۱۸	۳۴/۶۸	۱۷/۳۴	۴/۱۲

(ابن و بنت: ۱۷)

مسئلہ ۸ م ۲ بالربع — اب اکرم معر ۲

ابن	ابن	ابن	بنت	بنت
احمد	ارشد	امجد	حمیدہ	سعیدہ
۲/۶	۲/۶	۲/۶	۱/۳	۱/۳

یہاں میّت اوّل کا مخرج اصالۃً چوبیس ۲۴ اور ابن و بنت کے سہام میں کسر کی وجہ سے تین میں ضرب دے کر بہتر ۷۲ سے تصحیح کی گئی جس سے اب کو بارہ سہام ملے پھر اب کا انتقال ہوا اس کا مخرج آٹھ قرار دیا۔ آٹھ مخرج اور بارہ ما فی الید میں توافق بالربع کی نسبت ہے۔ آٹھ کا

وفق دو ہے تو میت اول کے مخرج بہتر ۷۲ اور اس سے ورثہ کو جس قدر سہام ملے تھے ان سب کو دو میں ضرب دی گئی اور میت ثانی کے مافی الید کے وفق تین میں اس کے ورثہ کے سہام کو ضرب دی گئی۔

۱۴۴

المبلغ

الاحیاء

ہندہ	اسلم	سلمہ	احمد	ارشد	امجد	حمیدہ	سعیدہ
۱۸	۶۸	۳۴	۶	۶	۶	۳	۳

اگر میت ثانی کے مافی الید اور مخرج کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو میت ثانی کے کل مخرج کو میت اوّل کے کل مخرج میں اور میت اوّل کے ورثہ کے سہام میں ضرب دیں گے اور میت ثانی کے ورثہ کے سہام کو کل مافی الید میں ضرب دیں گے۔ مثلاً

مسئلہ ۲۴ / ۲۰ عم

زوجہ	ام	اب	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	بنت
زینب	حفصہ	بکر	شاکر	صابر	ناصر	فاخر	عامر	طاہر	صغریٰ
۳/۱۵	۴	۴/۲۰	۲/۱۰	۲/۱۰	۲/۱۰	۲/۱۰	۲/۱۰	۲/۱۰	۱/۵

مسئلہ ۵ تباین حفصہ مع ۴

ابن	ابن	ابن	ابن	ابن
رشید	سعید	وحید	حمید	مجید
۱/۱	۱/۱	۱/۱	۱/۱	۱/۱

یہاں میت ثانی کا مافی الید چار ہے اور مخرج تقسیم پانچ ہے دونوں میں تباین کی نسبت ہے لہذا پانچ کی ضرب اوپر آئی یعنی میت اول کے ورثہ کے سہام میں اور میت اوّل کے مخرج تقسیم یعنی چوبیس میں اور چار کی ضرب نیچے آئی یعنی میت ثانی کے ورثہ کے سہام میں۔

المبلغ ۱۲۰															
زینب	بکر	شاکر	صابر	ناصر	فاخر	عامر	طاہر	صغریٰ	رشید	سعید	وحید	حمید	مجید		
۱۵	۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۵	۴	۴	۴	۴	۴		

اب ایک ایسی مثال لکھی جاتی ہے جسمیں توافق تباین تماثل نسبتیں آجاتی ہیں

(۱) مسئلہ ۲ عبدالرحمٰن تماثل مستقیم ۲ / زینب (۲) مسئلہ ۳ / زید معہ ۲

زوج	بنت	ام	زوجہ	اب	ام
زید	کریمہ	عظیمہ	حلیمہ	عمرو	رحیمہ
۱/۴	۳/۹	۱/۳/۶	۱/۲/۸	۲/۴/۱۶	۱/۲/۸

تیسری مثال۔

(۳) مسئلہ ۶ معہ ۲ باثلث کریمہ ۹ معہ ۲

بنت	ابن	ابن	جدہ
رقیہ	خالد	عبداللہ	عظیمہ
۱/۴/۱۲	۲/۶/۲۴	۲/۶/۲۴	۱/۳

(۴) مسئلہ ۲ / ۲ تباین عظیمہ معہ ۹

زوج	اخ	اخ
عبدالرحمٰن	عبدالرحیم	عبدالکریم
۱/۲/۱۸	۱ ۱/۹	۱/۹

المبلغ ۱۴۸ الاحیاء ۶									
حلیمہ	عمرو	رحیمہ	رقیہ	خالد	عبداللہ	عبدالرحمٰن	عبدالرحیم	عبدالکریم	
۸	۱۶	۸	۱۲	۲۴	۲۴	۱۸	۹	۹	

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود حسن گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔